رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

قیمت یک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸/

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹/۔

جلد ۲۳	مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۰۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر جو بنگال احمدیہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

کل مسٹر بنوٹ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن نے سکول کا معائنہ کیا۔ اور تین بجے کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مولوی محمد سلیم صاحب کو شیخ پورہ مولوی عبدالغفور صاحب کو لکھنؤ اور مولوی عبدالمالک خان صاحب کو چوہڑ جھاڑاں ضلع سیالکوٹ بسلسلہ تبلیغ بھیجا ہے۔

آج صبح ۱/۲ ۸ بجے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے محلہ دارالرحمت میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کے مکان کی بنیادی اینٹ رکھی۔ اور دعا فرمائی۔ ۲۳ اکتوبر مولانا موصوف نے ماسٹر فضل حسین صاحب کے مکان کی بنیاد رکھتے ہوئے دعا فرمائی۔

جناب شمس الدین صاحب آگرہ والے بعارضہ فالج چند روز سے بیمار ہیں پہلے کی نسبت بفضل خدا کچھ آرام ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اولاد کے لئے بہترین نمونہ ہو

فرمایا:۔ خوب یاد رکھو۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ سے رشتہ نہ ہو۔ اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جائے۔ کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کو دیکھو۔ کہ کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں۔ یہی وہ قوم ہے۔ جو اپنے پیغمبر زادہ ہونے پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی۔ نحن ابناء اللہ و احباؤہ۔ ہم اللہ کے فرزند اور اس کے محبوب ہیں۔ مگر جب انہوں نے خدا تعالےٰ سے رشتہ توڑ دیا۔ اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کر لیا۔ کیا نتیجہ ہوا۔ خدا تعالےٰ نے اسے سور اور بندر کہا۔ اور اب جو حالت ان کی مال و دولت ہوتے ہوئے بھی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پس وہ کام کرو۔ جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلےٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے۔ اور خدا تعالےٰ کو راضی کر لو گے۔ تو یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔" (الحکم ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عبدالقدیر بعمر ۱۱ سال چند یوم سے بیمار ہے۔ بخار اس شدت سے ہوتا ہے۔ کہ بیہوشی تک نوبت پہونچ جاتی ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار شیخ عبدالستار نابھہ (۲) عاجز نے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں اعلےٰ حکام کے پاس اپیل کی ہوئی ہے۔ کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار غلام حسن احمدی (۳) بندہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور احمدی احباب کی دعاؤں کا محتاج۔ محمد صادق احمدی بلاسپور (۴) خاکسار کی والدہ صاحبہ ریاست جموں کے محکمہ تعلیم کی طرف سے ایک لمبے عرصہ سے معطل ہیں احباب ان کی بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین رشید قادیان (۵) ہمارے محترم پریذیڈنٹ اخوند محمد افضل صاحب خود اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور ان کا عزیز الطاف محمد کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان کی بحالی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عثمان ڈیرہ غازی خاں (۶) ۲۴ اکتوبر کو آر۔ آئی۔ اے ایس۔ سی کا امتحان مقابلہ ہو رہا ہے جس میں خاکسار نے بھی اپنا نام پیش کیا ہے۔ تمام بزرگان ملت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ خاکسار کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں خاکسار فضل الرحیم (۷) چودہری محمد متصف خان صاحب احمدی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سانپلہ ضلع رہتک۔ ایک مخلص احمدی ہیں۔ ان کی صحت اور ترقی کے لئے احباب دُعا فرمائیں ناظر بیت المال قادیان (۸) مخالفوں نے ایک جھوٹا مقدمہ دیوانی ہم پر دائر کیا ہوا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیر محمد غلام دین بلاچور۔ ضلع ہوشیار پور (۹) برخورداران عاشق محمد صاحب و صادق محمد صاحب کی اپیل جو ہائیکورٹ لاہور میں دائر ہے۔ اس کی سماعت اس ماہ کے آخر میں ہوگی۔ استدعا ہے کہ احباب ان کی بریت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد نواب خان عرضی نویس لودہراں (۱۰) خاکسار کی بڑی لڑکی کنیز فاطمہ بیگم قریباً تین ماہ سے بیمار ہے۔ اب حالت زیادہ نازک ہوگئی ہے۔ اس کی صحت کاملہ و شفائے عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد حسین وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان (۱۱) میرے والد محترم کنجی احمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ پینگاڈی مالابار عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار کمال الدین مالاباری (۱۲) میرے بیٹے لطیف احمد خاں کو چند دنوں سے ٹائیفائڈ ہوگیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار ظہیر محمد خاں کلرک چک لالہ (۱۳) بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ دردِ دل سے عاجز کی صحت کاملہ اور مالی مشکلات سے رہائی کے لئے نیز میرے بچے ہدایت اللہ کی ملازمت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میاں رحمت اللہ صاحب پر پرونشل کمیٹی نے ایک دعوےٰ دائر کیا ہوا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار رحمت اللہ باغانوالہ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ (۱۴) میرا لڑکا سراج الدین دس دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اسے صحت عطا فرمائے۔ خاکسار امیر محمد کلرک دفتر الفضل (۱۵) مستری فتح محمد صاحب بجلی گھر کیمبل پور جو نہایت مخلص احمدی ہیں۔ کل ایک سکھ کی بے احتیاطی کی وجہ سے پٹرول سے ان کے کپڑوں کو آگ لگ گئی۔ جس سے نچلا حصہ جل گیا۔ وہ جملہ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار میاں جان محمد امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور۔

ضروری اطلاع

دندان سازی کا کام سیکھنے کے شائق دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ خاکسار قادیان سے لاہور واپس آچکا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ حسب ذیل ہے۔ ڈاکٹر احمد علی میر دندان ساز عقب صوفی مسجد کشمیری بازار لاہور

اعلان نکاح

بتاریخ ۸ ر اکتوبر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اعتباج علی صاحب زبیری شاہجہانپوری کا نکاح سیدہ بیگم صاحبہ بنت جناب حافظ سید عبدالحمید صاحب امیر جماعت احمدیہ سنوری سے بعوض تین ہزار روپیہ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار فخرالدین ملتانی قادیان

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں نگرانی کی سماعت کا تیسرا دن

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ آج ہائی کورٹ میں آنریبل مسٹر جسٹس کولڈسٹریم کے سامنے مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف نگرانی کی پھر سماعت ہوئی۔ مسٹر ایم سلیم صاحب بیرسٹر اور مولوی غلام محی الدین صاحب ایڈووکیٹ ہماری طرف سے اور شیخ محمد شریف مولوی عطاء اللہ کی طرف سے پیش ہوئے۔ مولوی عطاء اللہ کی طرف سے ایڈووکیٹ مذکور نے جوابی تقریر کی جس میں انہی باتوں کو دہرایا۔ جو ان کی طرف سے عدالت ماتحت میں پیش کی جا چکی ہیں۔ تقریر ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ اجلاس دوسرے دن کے لئے ملتوی ہوا ؞

احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی میں بھرتی

کمانڈنگ افسر صاحب ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ ۲۷ر اکتوبر کو بھرتی کے لئے جالندھر آرہے ہیں اور دس بجے دن کے ایم۔ ای۔ ایس۔ جگہ پر بھرتی ہونے والے جوانوں کا معائنہ کریں گے بھرتی ہونے والے احمدی نوجوان وہاں حاضر ہو جائیں۔ شرائط یہ ہیں۔

(۱) عمر اٹھارہ اور بائیس سال کے درمیان ہو (۲) قد پانچ فٹ چھ انچ (۳) وزن ڈیڑھ من سے کم نہ ہو۔ (۴) عام صحت اچھی ہو ؞ اس وقت تک کافی رنگروٹوں کی ضرورت ہے۔ احمدی جماعتیں خاص توجہ کریں ؞ مرزا شریف احمد قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۴ھ

احرار غیر مسلموں کی خاطر اسلام کی تحقیر کرنے پر اتر آئے

اچھوتوں کو اسلام سے محروم رکھنے کی شرمناک کوشش

مسجد شہید گنج کے معاملہ میں ہی احرار نے ملت اسلامیہ سے غداری اور دین فروشی کی کوئی کم المناک مثال پیش نہیں کی ۔ اور مسلمانوں کو ابھی تک اسی کے ماتم سے فراغت حاصل نہیں ہوئی ۔ کہ احرار اس سے بھی بڑھ کر اسلام دشمنی اور مسلم کشی میں مصروف ہو گئے ہیں ::

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے ۔ کہ حال میں جب اچھوت اقوام نے اپنے بااثر لیڈر ڈاکٹر امبید کار کی زیر صدارت یہ قرارداد پاس کی ۔ کہ "اچھوت اقوام ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہو جائیں ۔ اور کسی ایسے مذہب میں شامل ہوں ۔ جس کی طرف سے انہیں مساوی درجہ اور مساوی سلوک کا اطمینان دلایا جائے ۔ تو احرار کے مختار کل اور ترجمان چوہدری افضل حق صاحب حد درجہ بے تاب ہو کر اچھل پڑے ۔ اس لئے نہیں ۔ کہ اچھوتوں کو اسلام کی دعوت دیں ان کے نمائندوں کے لئے اسلام کی خوبیوں کے متعلق واقفیت پیدا کرنے کا سامان مہیا کریں ۔ اور اس لئے بھی نہیں ۔ کہ صدہا سال سے ظلم و ستم کی چکی میں پیسی جانے والی قوم کو خدا تعالیٰ کی اس رحمت کی خوشخبری سنائیں ۔ جو رحمۃ للعالمین کے ذریعہ دنیا کو حاصل ہوئی ۔ اور جس نے کالے اور گورے اعلیٰ اور ادنیٰ کا امتیاز مٹا کر سب کو انسانیت کے ایک درجہ پر کھڑا کر دیا ۔ بلکہ اس لئے کہ اچھوتوں کا یہ اعلان احرار کے ہندو آقاؤں کو سخت ناگوار گزرے گا اور وہ ہرگز پسند نہ کریں گے ۔ کہ اچھوت نہ صرف ان کی شرمناک غلامی سے آزاد ہو جائیں ۔ بلکہ اسلام قبول کر کے ان کی آنکھ کا کانٹا بن جائیں ::

اس خدشہ سے تلملا کر احراری ڈکٹیٹر نے جو جو رنگ بدلے ۔ اور جس جس طرح ہاتھ پاؤں مارے ہیں ۔ ان سے ایک طرف تو احرار کی نہایت ہی عبرتناک حالت کا ثبوت ملتا ہے ۔ اور دوسری طرف یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کے یہ کھلے دشمن کسی موقعہ پر بھی محض ذاتی اغراض کی خاطر نیش زنی اور نقصان رسانی سے باز نہیں رہ سکتے ::

چونکہ اس موقعہ پر جبکہ تمام اسلامی پریس اور تمام مسلمانان ہند بڑے جوش ۔ اور اخلاص سے اچھوت اقوام کو یہ دعوت دے رہے ہیں ۔ کہ وہ اسلام قبول کر کے مساوی درجہ اور مساوی سلوک حاصل کریں ۔ احرار کے لئے یہ ممکن نہ تھا ۔ کہ کھلم کھلا اچھوتوں کو مسلمانوں سے متنفر کرنے اور اسلام سے دور رکھنے کی کوشش کر سکتے ۔ اس لئے انہیں اسلام کے ساتھ اپنی وابستگی ۔ اور تبلیغ اسلام سے دلچسپی کا بھی اظہار کرنا پڑا ہے ۔ لیکن اس کی حقیقت زہر کو شکر میں لپیٹ کر دینے سے زیادہ نہیں ۔ اور اصل مقصد بالکل نمایاں نظر آ رہا ہے ۔ اور وہ یہ کہ جس قدر ممکن ہو ۔ اچھوتوں کے اس اعلان کی مذمت کی جائے ۔ اسے نقصان رساں بتایا جائے ۔ اور انتہا یہ ہے ۔ کہ انہیں اسلام کے قریب بھی نہ آنے دیا جائے جیسا کہ ذیل کے اقتباسات سے ظاہر ہے ::

ڈکٹیٹر احرار نے اچھوتوں کے متعلق سب سے پہلا جو مضمون شائع کیا ۔ اس میں اپنے آپ کو سب سے بڑا سیاستدان قرار دیتے ہوئے لکھا :۔ "تبدیلِ مذہب کا یہ اعلان محض مذہبی سرگرمیوں تک محدود نہ رہے گا ۔ بلکہ ملکی سیاسیات کا بیڑہ غرق کر دینے کا ذریعہ ثابت ہوگا" (مجاہد ۸ اکتوبر) اور اس کی تائید میں گاندھی جی کا سیاسیات کے میدان سے نکل کر مذہب کی وادی میں آ جانے اور اچھوت ادھار کے لئے وقف ہو کر سخت ناکامی کا منہ دیکھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "یہ ہوا نتیجہ آزادی کی تحریک کو مذہبی حسیات پر قربان کرنے کا ۔ اگر گاندھی جی سیاسی میدان میں فتوحات حاصل کر لیتے ۔ تو وہ مذہبی حلقوں میں ناقابل انکار اثر و رسوخ کے مالک بن جاتے ۔ اور ہر ہی جنوں کی حسب خواہش خدمات کر سکتے ۔ سیاسی اثر زائل کر کے مذہب کے پرسکون گوشوں میں کوئی قابل قدر خدمت سرانجام نہیں دی جا سکتی ۔ سیاسی انقلاب تمام مذہبی اور معاشرتی انقلاب کا باعث بن جاتا ہے ۔ صدیوں کی رسومات منٹوں میں بدل جاتی ہیں"

اس کے بعد نہایت حسرت اور اندوہ کے لہجہ میں لکھتے ہیں :۔ "اگر ڈاکٹر امبید کار کو تبدیلی مذہب پر ایسا ہی اصرار رہا ۔ تو کچھ عرصہ تک مذہبی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہے گا"

الفاظ صاف اور مطلب بالکل واضح ہے کہ اچھوتوں کے تبدیلیٔ مذہب کے اعلان کو احرار نے نہایت ہی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے ۔ کیونکہ یہ ان کے نزدیک سیاسیات کا بیڑہ غرق کر دینے کا موجب ہوگا ۔ حالانکہ سیاست ہی وہ چیز ہے ۔ جس کے ذریعہ تمام مذہبی اور معاشرتی انقلابات پیدا کئے جا سکتے ہیں ۔ اور جس کے زور سے صدیوں کی رسوم منٹوں میں بدل جاتی ہیں ورنہ مذہب تو ایسی نکمی اور دور از کار شے ہے کہ اس کے پرسکون گوشوں میں کوئی قابل قدر خدمت سرانجام دی ہی نہیں جا سکتی ::

یہ مذہب کے متعلق ان لوگوں کے سب سے بڑے سیاست دان اور اعلیٰ دماغ رکھنے والے رہنما کا نقطۂ نگاہ ہے ۔ جن کا دعوٰے یہ ہے کہ حقیقی اسلام کے حامل صرف وہی ہیں ۔ اور اس وقت دنیا میں اسلام انہی کے سہارے قائم ہے جب ان کے نزدیک مذہب ایسی بے معرف کی چیز ہے ۔ خواہ وہ اسلام ہو ۔ یا کوئی اور کہ اس کے ذریعہ کوئی قابل قدر خدمت سرانجام ہی نہیں دی جا سکتی ۔ تو پھر دوسرے مواقع پر وہ اپنے آپ کو اسلام کے شیدائی اور فدائی کس منہ سے کہا کرتے ہیں ::

دراصل خدا تعالےٰ ان کی پردہ دری کے لئے ان کے ہاتھوں ہی سامان مہیا کر رہا ہے ۔ احرار کو جب مسلمانوں سے روپیہ بٹورنا ہوتا ہے ۔ اس وقت مذہب اپنا اوڑھنا بچھونا قرار دیتے ہیں ۔ مذہب کی حفاظت کے بلند بانگ دعاوی کرتے ہیں ۔ اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہیں ۔ اور نہ صرف اپنی بلکہ تمام دنیا کی کامیابی اور کامرانی کا واحد ذریعہ اسلام بتاتے ہیں ۔ "امیر شریعت" بنا کر اس کا نام اچھالتے ہیں ۔ شعبۂ تبلیغ اسلام قائم کر کے اسلام کی صداقت کے اظہار کا دم بھرتے ہیں ۔ اور تبلیغی کانفرنسیں کر کے اپنے آپ کو مبلغ اسلام کی شکل میں پیش کرتے ہیں ۔ غرض اپنا جینا اور مرنا مذہب کے لئے بتاتے ہیں ۔ لیکن جب مسلمانوں سے کام نکل جائے ۔ یا یہ معلوم ہو ۔ کہ پہلے کی طرح ان کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنا ممکن نہیں ۔ تو پھر اپنے غیر مسلم آقاؤں کی دہلیز پر جا ٹھا ان کی رضا جوئی کی راہیں تلاش کرنا اور انہیں خوش کرنے کے لئے مذہب کے خلاف خاک اڑانا شروع کر دیتے ہیں ۔

آج کل یہی طریق عمل احرار نے اختیار کر رکھا ہے ۔ چونکہ انہیں مسلمانوں سے سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ اور حاصل ہونے کی امید نہیں رہی ۔ اس لئے وہ بڑی تیزی کے ساتھ غیر مسلموں کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ان کی خاطر اسلام کی تحقیر کر رہے ہیں ۔ اور چودھری افضل حق نے اچھوت اقوام کے تبدیلیٔ مذہب کے اعلان پر جو کچھ لکھا ہے اس نے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچا دی ہے یعنی اس میں احرار کے ڈکٹیٹر نے جہاں اچھوت اقوام کے مذہب تبدیل کرنے کا اعلان کرنے پر ناک بھوں چڑھایا ہے ۔ وہاں صاف اور واضح الفاظ میں یہ بھی لکھ دیا ہے ۔ کہ سیاست کے مقابلہ میں مذہب بالکل بے حقیقت چیز ہے ۔ کیونکہ مذہب کے ذریعہ کبھی کوئی قابل قدر خدمت سرانجام نہیں دی جا سکتی ::

خلافتِ موسویہ اور خلافتِ محمدیہ میں مناسبت و مشابہت

(۱)

اخبار پیغام لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء میں اخبار اہلحدیث امرتسر ۹ اگست ۱۹۳۵ء سے کسی فرضی احمدی کا سوال زیر عنوان "امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال" نقل کیا گیا ہے۔ ذیل میں اخبار پیغام سے اسے نقل کرکے بیں اپنے نقطۂ نگاہ سے اس کا جواب عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سائل کا سوال

سوال یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء اور محمدی سلسلہ کا چودھواں خلیفہ پیش کیا ہے۔ اور بقول حضرت مرزا صاحب حضرت عیسےٰؑ موسوی سلسلہ کے چودھویں خلیفہ اور خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ ہیں۔ (۲) جیسا کہ حضور نبی کریم صلعم بھی اس کی تائید فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد اور عیسےٰ کے درمیان زمانہ میں کوئی نبی نہیں (۳) پس عرض ہے کہ جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو مانا ہے۔ امام آخر الزمان سمجھ کر مانا ہے۔ جس کا اسلام میں آخری عہدہ سمجھا ہے۔ (۴) تو اب سوال یہ ہے، کہ جیسے حضرت مرزا صاحب حدیث کے ماتحت صدی کے سر پر ہو کر اپنی صداقت فرماتے ہیں۔ اب جو صدی ختم ہو کر پندرھویں شروع ہوگی۔ تو کوئی امام آئے گا یا نہیں (۵) اگر کہو کہ مرزا صاحب کے تابع ہو کر صدی کے سر پر آئیگا (۶) تو نبی کریم صلعم بند کرتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب اس کی تائید کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ اسلام سے یا مرزا صاحب سے کچھ تعلق رکھتے ہیں۔ تو میں انہی کا واسطہ دے کر آپ سے ملتمس ہوں۔ کہ مجھے ضرور جواب سے مشکور فرمایا جائے۔ اور اگر خود جواب نہ دیں۔ تو آپ کے بندے کوئی آپ کا نمائندہ جواب دیدے۔ خاکسار علی محمد سنجی والا احمدی محمدی مسلمان و ممبر انجمن اہلِ اسلام لاہور"

سائل کون ہے

اگرچہ سائل نے اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے، کہ اسے نہ تو جماعت احمدیہ قادیان سے کوئی تعلق ہے، اور نہ ہی اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ ورنہ ایسا لا یعنی سوال ہی نہ کرتا۔ بہرحال ہم اصل سوال کا جواب عرض کرتے ہیں۔

پہلے فقرہ کا جواب

سائل کے سوال میں جو فقرات ہمارے نزدیک قابلِ جواب ہیں۔ ان کو ہم نے اس کے سوال میں ہی نمبر دیدیئے ہیں۔ تاکہ جواب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ فقرہ اول کا جواب یہ ہے۔ کہ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی جگہ لکھا ہے، کہ وہ خاتم خلفاء امت محمدیہ یا چودھویں صدی کے سر پر خلیفہ ہیں۔ لیکن آپ چودھویں خلیفہ نہیں جیسا کہ سائل نے لکھا ہے۔ کیونکہ صدی اول پر خود سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بطور بانی مذہب شارع نبی موجود تھے۔ جیسا کہ امت موسویہ کے آغاز میں حضرت موسےٰ علیہ السلام بطور بانی مذہب موسویہ و شارع نبی موجود تھے۔ صدی دوم کے سر پر پہلا خلیفہ ہوا، اور صدی چودھویں کے سر پر لازماً تیرھواں خلیفہ ہونا چاہیئے۔ حضرت عیسےٰ ناصری امت موسویہ کے تیرھویں خلیفہ تھے۔ اور حضرت احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امت محمدیہ کے لئے تیرھویں خلیفہ ہیں۔ نہ کہ چودھویں۔ ہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود دونوں خاتم الخلفاء ہیں۔

دوسرے فقرہ کا جواب

دوم فقرہ کا جواب یہ ہے کہ آپ نے لکھا ہے سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تائید فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد اور عیسےٰ کے درمیان زمانہ میں کوئی نبی نہیں۔ اگر آپ نے دیدہ دانستہ اس حدیث کو غلط صورت میں پیش نہیں کیا۔ تو دھوکا ضرور کھایا ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں اس زمانہ کا ذکر نہیں۔ جو سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کا زمانہ ہے۔ بلکہ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان کا زمانہ ہے۔ یعنی تیرہ سو سال کا زمانہ۔

کیونکہ پہلے زمانہ کے بارہ میں یہ امر سلف صالحین میں مسلم نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا۔ بلکہ بعض انبیاء کے نام حضرات نے پیش بھی کئے ہیں۔ اگر کوئی منکر ہو۔ تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ بحوالہ تفسیر ان کے نام پیش کر دیں گے۔ پس یہ امر مسلم نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان زمانہ میں کوئی نبی نہیں گزرا۔ البتہ یہ درست ہے۔ کہ امت موسویہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں گزرا۔ اس کے واسطے حضرت عیسےٰ خاتم الخلفا یا خاتم الانبیاء امت موسویہ تھے۔ البتہ وہ احادیث جن میں لکھا ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ اور حضرت عیسےٰ موعود کے درمیانی زمانہ میں کوئی نبی نہیں گزرا۔ ان میں سے ایک یہ ہے، الانبیاء اخوت لعلات امھاتھم شتّٰی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازلٌ فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الحمرۃ والبیاض .... فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون (رواہ احمد عن ابوھریرہ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲) دوسری روایت میں لم یکن بینی وبینہ نبیّ کے بجائے لیس بینی وبینہ نبیّ آیا ہے۔ جس سے اس حدیث کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

پس جمیع انبیاء بلحاظ نبوت باہم علاتی بھائی ہیں۔ خواہ وہ مطاع اور شارع ہوں یا تابع اور امتی ہوں۔ سب کا دین ایک ہے۔ آنے والے عیسیٰ ابن مریم سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص تعلق ہے۔ ان دونوں کے درمیان زمانہ میں کوئی دوسرا شخص نبی کہلانے کا مستحق نہیں۔ اس عیسےٰ سے آنے والا مسیح موعود اس واسطے مراد ہے۔ کہ اس کے حق میں انہ نازلٌ آیا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح ناصری کے متعلق نہیں ہو سکتا جواز روئے قرآن کریم واحادیث صحیحہ اور اقوال سلف صالحین اور دلائل عقلیہ جمیع انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ دوم حضرت عیسےٰ ناصری کا حلیہ صحیح بخاری کے رو سے سرخ رنگ اور گھنگھریالے بال اور چوڑا سینہ ہے۔ مگر اس حدیث میں حلیہ یہ ہے، کہ وہ سرخ و سفید رنگت کا ہے۔ اس کے اوپر دو زرد چادریں ہوں گی۔ اس کے سر کے بال چمکدار اور سیدھے ہونگے یہ کہنا کہ آنے والا عیسےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فرزند ہوگا نہ بھائی۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت علی بطور ابن عم اور انما المؤمنون اخوۃ مومن ہونے کے حضرت محمد رسول اللہ کے بھائی تھے مگر بطور داماد اور امتی ہونیکے روحانی فرزند بھی تھے، اور یہ دونوں رشتے باہم مانع نہیں ہیں اسی طرح حضرت مسیح موعود اگر بلحاظ نبوت بھائی ہوں اور بلحاظ امتی ہونیکے روحانی فرزند ہوں۔ تو کیوں تضاد سمجھا جائے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کا مطلب یہ پیش کیا ہے، کہ (۱) سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ خلفاء جو ہر صدی کے سر پر بطور مجدد آئے۔ وہ محدث کہلائے اور بر عایت ختم نبوت نبی نہ کہلائے۔ مگر چودھویں صدی کے سر پر آنے والا موعود عیسےٰ بلحاظ روحانی مشابہت نبی کہلایا۔ (دیکھو تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳) (۲) نبوت اور رسالت کے واسطے از روئے لغت و قرآن کریم جو کثرت مکالمہ و مخاطبہ و کثرت امور غیبیہ شرط ہے۔ وہ کثرت اس تیرہ سو سال میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی اور کو حاصل نہیں۔ اس واسطے وہ محدث کہلائے نہ نبی (صفحہ ۳۹۱ حقیقۃ الوحی) پس اس کثرت وحی اور امور غیبیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک فرد مخصوص ہیں۔ اور ان سے ماقبل جمیع اولیاء ابدال یا اقطاب امت محمدیہ میں سے کسی کو یہ کثرت حاصل نہیں اس واسطے وہ تمام نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعود میں یہ شرط موجود ہے، اس واسطے آپ اس نام کے مستحق ہیں (مفہوم صفحہ ۳۹۱ حقیقۃ الوحی) یہی صحیح محل اور مقام اس حدیث کا ہے۔

تیسرے فقرہ کا جواب

فقرہ سوم یہ ہے جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو مانا ہے امام آخر الزمان سمجھ کر مانا ہے، جس کا اسلام میں آخری عہدہ سمجھا ہے۔ بے شک ہم احمدی مسلمانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امام آخر الزمان مانا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی کوئی سچا احمدی تسلیم نہیں کرتا۔ کہ اسلام میں حضرت مسیح موعود کا آخری عہدہ ہے، یعنی آپ پر امامت ولایت اور خلافت اور یہ عہدہ منقطع ہو جائے گا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی اٰخر الانبیاء وان مسجدی اٰخر المساجد (صحیح مسلم) یعنی جن معنوں میں مسجد نبوی آخر المساجد ہے انہی معنوں میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔ یعنی جس طرح مسجد نبوی کے اتباع اور نقش قدم اور اسکے اغراض کے نمونہ پر لاکھوں کروڑہا مساجد تعمیر ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ اسی طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے اتباع اور نقش قدم پر اور انکے اغراض کے نمونہ پر کیوں انبیاء نہ ہونگے۔ ضرور ہونگے

چوتھے فقرہ کا جواب

فقرہ نمبر ۴ کا جواب یہ ہے ۔ کہ بے شک حدیث نبوی کی تصدیق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے ۔ اور آنے والے امام بھی اگر پندرھویں صدی کے سر پر ہوں ۔ تو کوئی امر مانع نہیں ۔ اور حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علٰی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا میں لفظ یبعث اور یجدد چاہتا ہے ۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہو ۔ کیونکہ دونوں مضارع کے صیغے ہیں ۔ جو حال اور مستقبل دونوں زمانوں پر حاوی ہیں ؛

پانچویں فقرہ کا جواب

فقرہ نمبر ۵ کا جواب یہ ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ انا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ھو منی و علٰی عھدی ۔ (خطبہ الہامیہ ص ۳۵) یعنی میں خاتم الاولیاء ہوں ۔ اور اس کے یہ معنے ہیں ۔ لا ولی بعدی یعنی میرے پیروؤں سے خارج افراد پر نعمت ولایت بند ہے ۔ مگر ان لوگوں پر جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ۔ اور میرے عہد بیعت پر قائم ہیں ۔ ان میں سے اولیاء اللہ ضرور ہوں گے ۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔ انہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ینور من فیضہ و یظھرہ وعدہ ۔ (مواہب الرحمٰن) یعنے سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ لا نبی بعدہٗ بلکہ یہ معنی ہیں ۔ کہ آپ کی امت سے خارج لوگوں پر نعمت نبوت بند ہے ۔ مگر ان لوگوں پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتے ہوں ۔ اور آپ کے فیض سے فیضیافتہ ہوں ۔ اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق آئیں ۔ وہ نبی ہو سکتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نبی اللہ تھے ۔ احادیث صحیحہ میں بھی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو نبی اللہ کہا ۔ اور خود خدا تعالٰے نے بھی وحی میں بار بار نبی اور رسول کے نام سے پکارا ۔ لہٰذا حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی فرزندوں پر یہ نعمتیں بند نہیں ۔ چنانچہ فرماتے ہیں خدا تعالٰے کے انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں (اول طریق) یہ کہ کوئی مصیبت اور غم واندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے (دوم طریق) انزال رحمت کا ارسال مرسلین ؛ نبیین ؛ و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے ۔ تا کہ ان کے اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں ۔ سو خدا تعالٰے نے چاہا ۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں (دیکھو سبز اشتہار صفحہ ۶) اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے خواہ روحانی ہو ۔ یا جسمانی ہو ۔ مرسلین ۔ نبیین ۔ ائمہ و اولیاء اور خلفاء نہیں ہو سکتے ۔ انبیاء و مرسلین کا دروازہ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بند ہو چکا تھا ۔ اور ائمہ اور اولیاء اور خلفاء کا سلسلہ حضرت مسیح موعود پر منقطع ہونا تھا ۔ تو اس عبارت کے کیا معنے ہیں ۔ جو سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود حکم عدل نے لکھی ہے ۔

چھٹے فقرہ کا جواب

فقرہ نمبر ۶ کا جواب یہ ہے ۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باب نبوت و خلافت کو ہرگز ہرگز بند نہیں فرمایا ۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے بند ہونے کے مؤید ہیں ۔ اگر خلافت محمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر منقطع ہو جائے ۔ جس طرح کہ خلافت موسویہ کو حضرت عیسٰےؑ پر منقطع کیا گیا ۔ تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا دائرہ فیض نبوت تاقیامت جاری ہے ۔ کس طرح حضرت موسٰے پر فوقیت اور فضیلت حاصل کر سکتے ہیں ۔ اگر نعمت نبوت کا دروازہ خاتم الانبیاء نے بند کر دیا ۔ اور نعمت ولایت و خلافت خاتم الاولیاء پر مسدود ہو گیا ۔ تو جو مجدد آئے گا ۔ کیا وہ ولی نہ ہو گا ۔ اور امت محمدیہ کو چودھویں صدی کے بعد کونسا روحانی درجہ مل سکے گا ؛

ساتویں فقرہ کا جواب

فقرہ نمبر ۷ کا جواب یہ ہے ۔ کہ اگرچہ نہ تو ہم کو جناب مولوی محمد علی صاحب لاہور کا وکیل ہونے کا حق حاصل ہے ۔ اور نہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے ہمیں اپنا مختار مقرر کیا ہے ۔ تاہم بسبب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع اور خادم ہونے کے ہم پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے ۔ کہ جو بات ہماری تحقیقات میں حق اور درست ہو ۔ آپ کی خدمت میں پیش کر دیں ؛

خاکسار (قاضی) محمد یوسف از پشاور

چندہ تحریک جدید میں احمدی احباب کی عظیم الشان مالی قربانی

کی

ساتویں فہرست

اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے چندہ تحریک جدید میں وعدہ کرنے والے احباب اپنی موعودہ رقم جلد سے جلد ادا کر کے رضاء الٰہی حاصل کر رہے ہیں ۔ کیونکہ پہلے سال کے ختم ہونے میں صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے اور امید کی جا رہی ہے کہ ۲۲ ۔ نومبر ۱۹۳۵ء تک تمام احباب اپنے وعدوں کو پورا کر دیں گے ۔ انشاء اللہ تعالٰے ۔ پس تمام دوست ۲۲ ۔ نومبر ۳۵ء سے پہلے پہلے اپنے وعدے ایفا فرما دیں ۔ احباب کرام یہ بھی نوٹ فرما لیں ۔ کہ رقم ارسال کرتے وقت کوپن پر چندہ ادا کرنے والے احباب کی اسم وار فہرست معہ ادا کردہ رقم کے ضرور لکھا کریں ۔ حلقہ حیدر آباد دکن کا وعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے حضور ۵۰۹۷ روپیہ کا پیش ہوا ۔ بحیثیت مجموعی حلقہ کی وصولی نوے فیصدی ہو چکی ہے ۔ سکندر آباد اور حیدر آباد دکن کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے ۔ بقیہ حلقہ کی فہرست اس سے پہلے شائع ہو چکی ہے ۔

جماعت احمدیہ سکندر آباد

اس جماعت کا وعدہ ۱۲۰۲ ۔ تھا ۔ اس میں سے ۸۷۲ کی رقم تو تحریک ہوتے ہی داخل کر دی گئی ۔ بقیہ رقم اب پوری کر دی گئی ہے ۔ اس جماعت کی وصولی سو فیصدی ہو چکی ہے ۔ جو جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی خاص محنت و سعی کا نتیجہ ہے ۔ اللہ تعالٰے ان کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ اور معطی صاحبان کی اس قربانی کو قبول فرمائے ؛

نام	رقم
جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد	۳۴۰
" عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر "	۳۰۰
" سیٹھ جی ایم ۔ ابراہیم صاحب "	۱۲۰
" علی محمد صاحب ایم ۔ اے "	۶۰
" رحمت اللہ صاحب "	۶۰
" فاضل الہ دین صاحب "	۶۰
مولوی عبدالغفور صاحب "	۳۰
مولوی محمد غالب صاحب "	۳۰
مولوی عبدالحی صاحب "	۱۲
اہلیہ صاحبہ سیٹھ الہ الدین صاحب "	۱۰۰
" " فاضل الہ الدین صاحب "	۳۰
صاحبزادی سیٹھ جی ۔ ایم ابراہیم صاحب "	۳۰
اہلیہ صاحبہ سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے "	۳۰

جماعت حیدر آباد دکن

جماعت حیدر آباد دکن کا وعدہ اللہ تعالٰے کے فضل سے ۳۴۶۵ ۔ قادیان دارالامان اور حلقہ لاہور کے وعدوں کے ماسوائے باقی تمام جماعتوں کے وعدہ سے زیادہ ہے ۔ اس جماعت کے فنانشل سکرٹری سیٹھ محمد غوث صاحب اور محاسب سیٹھ محمد اعظم صاحب نے چندہ تحریک جدید کی وصولی میں خاص کوشش فرمائی ہے ۔ محاسب صاحب نے اس کے لئے الگ رجسٹر و رسیدبکیں چھپوا کر محصل مقرر فرمائے جنہوں نے خاص توجہ سے کام کیا ۔ تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا ہے ۔ کہ اللہ تعالٰے معطی صاحبان اور کارکنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اس جماعت میں مستورات نے بھی خاص حصہ لیا ہے جیسا کہ فہرست سے ظاہر ہے ؛

نام	رقم
نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب حیدر آباد دکن	۳۰۰
سیٹھ محمد غوث صاحب "	۳۰۰
مولوی محمد اعظم صاحب و معین الدین صاحب "	۳۰۰
مولوی سردار خان صاحب "	۶۰۰
مولوی حبیب اللہ خان صاحب "	۱۰۰
مولانا ابوالحمید صاحب آزاد "	۶۰
مولوی بہاء الدین خان صاحب "	۶۰
مرزا دلاور علی بیگ صاحب "	۵۰
میر احمد علی صاحب "	۳۰
مولوی محبوب علی صاحب "	۳۰
سید معبد اللہ صاحب "	۳۰
مولوی حیدر علی صاحب "	۳۰
سید مصطفٰے حسین صاحب "	۴۰
مولوی محمد اعظم صاحب "	۳۰
مولوی محمد معین الدین صاحب "	۳۰
مولوی اکبر حسین صاحب "	۳۰ (باقی)

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

ایک انگریز نومسلم کا پیغام

تمام دُنیا کے احمدیوں کے نام

احباب اپنے انگریز نومسلم بھائی مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ لنڈن کے نام سے واقف ہیں۔ ان کے قابلِ قدر مضامین وقتاً فوقتاً معزز معاصر "سن رائز" لاہور میں چھپتے رہتے ہیں۔ جن سے ان کے قابلِ رشک اخلاص اور احمدیت سے والہانہ عقیدت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے ؎

معاصر "سن رائز" کی ۱۲ اکتوبر کی اشاعت میں ان کا ایک اور مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ احباب کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے ذریعہ جس عمدگی سے اطراف واکناف عالم میں اشاعتِ اسلام ہورہی ہے۔ وہ جہاں احمدیوں کے لئے مسرت اور خوشی کا موجب ہے۔ وہاں ان پر خود ان کی ذات کے لئے اور ان کے مقدس امام حضرت امیر المومنین (ایدہ اللہ تعالےٰ) کی طرف سے بے شمار ذمہ واریاں بھی عائد کرتی ہے۔ اور ان سے عہدہ برآ ہونا ان کا اولین فرض ہے۔

اس وقت یہ بات شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ کہ دنیا کے کناروں پر بسنے والی دور دراز کی احمدی جماعتیں بھی مرکز سے مکمل طور پر وابستہ ہوجائیں۔ اور ان واقعات سے جو مرکز میں رونما ہورہے ہیں۔ پوری طرح واقف اور خبردار رہیں۔ گو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اب بھی ہر وہ جماعت جو مرکز احمدیت سے لاکھوں میل کے فاصلے پر ہے ایک سلک میں منسلک ہے۔ لیکن مرکز کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلق نہایت ضروری ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے وہ خطبات جمعہ جن کا ایک ایک لفظ ہر احمدی کے قلب پر نقش ہونا چاہئے تھا۔ ان ہزاروں احمدیوں کے لئے جو دوسرے ممالک میں رہتے ہیں۔ بوجہ ان کے اردو زبان سے نابلد ہونے کے ایک بند کتاب کا حکم رکھتے تھے۔ لیکن خوشی کا مقام ہے۔ کہ اخبار "سن رائز" میں ان پُر از معارف وحقائق خطبات کا خلاصہ بزبان انگریزی شائع کرنے کا انتظام ہوچکا ہے۔ جو کہ جماعت احمدیہ کی صفوں کو اور زیادہ منظم ومضبوط کرکے اس کی مرکزیت میں اضافہ کرنے کا موجب ہوگا۔ پس ان تمام احمدیوں پر جو زبان اردو سے ناواقف ہیں۔ یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین کے خطبات کے انگریزی ملخص کا مطالعہ کرکے ان سے کماحقہ مستفیض ہوں۔ اور اپنے تئیں اپنے پیارے امام کے ارشادات اور احکام سے پوری طرح واقف رکھیں۔ کیونکہ مرکزیت باہمی مودت اور یگانگت کی اساس یہی ایک چیز ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد مبارک کو ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھے۔ اور اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو۔

ہر احمدی اسلام کا ایک جانباز سپاہی ہے۔ جس کی دیانت اور اطاعت شعاری ایک مسلمہ امر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس پر ہر وقت اور ہر حالت میں اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ اپنے غیر ملکی بھائیوں کے حقوق وواجبات کی خاطر اس کے سینے میں وہی جذبہ موجزن ہوتا ہے جو کہ وہ اپنے ہم وطنوں کے لئے یا خود اپنی ذات کے لئے اپنے اندر رکھتا ہے۔ بناء بریں احرار کی معاندانہ جدوجہد اور شر انگیزی جو انہوں نے ہندوستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف برپا کر رکھی ہے کے تدارک کا سوال صرف ہندوستان کے احمدیوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس کا تعلق بلاواسطہ ہر احمدی سے ہے۔ خواہ وہ انگلستان میں رہتا ہو یا امریکہ میں یا جاپان میں بود وباش رکھتا ہو یا افریقہ میں۔ ربع مسکون کے تمام احمدیوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان تمام حالات اور واقعات کا جو پنجاب میں احرار یا ان کے آلہ کاروں کی انگیخت سے رونما ہورہے ہیں۔ بنظر تعمق مطالعہ کرے۔ اور آئندہ رونما ہونے والے واقعات سے بھی واقف ہوتا رہے۔

مخالفین احمدیت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شجر احمدیت کو جس نے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان کی مقدس بستی میں نشوونما پائی۔ کوئی طاقت اکھاڑ نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ تائید نصرت اور حفاظت جو اس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہوچکی ہے۔ کسی وقت اور ملک کے ساتھ محدود نہیں۔ بلکہ عالمگیر ہے وہ دشمن جو جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی کررہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی پوری کیفیت اور اس کی عالمگیر قوت اور طاقت کا اندازہ لگانے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی ہر اشتعال انگیز گندہ دھانی اور ہر افتراپردازی ایک تیر ہے۔ جو لوٹ کر انہی کے سینوں کو چھیدتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ایک ممتاز اور قابل احترام ہستی پر ان کا بزدلانہ اور کمینہ حملہ جماعت کی پوزیشن کو اور بھی مضبوط کرنے والا ہے۔ اور احرار کو ہر شریف انسان کی نظر میں ذلیل ورسوا کرنے کا موجب۔ دشمنانِ اسلام ابتدائے اسلام میں اسی قسم کی مذموم اور قابل صد نفرین حرکات کے مرتکب ہوا کرتے تھے۔ جن کا آج احرار ارتکاب کررہے ہیں۔ ان بدباطنوں کا جو حشر ہوا۔ تمام دنیا جانتی ہے۔ تاریخ اسلام بوضاحت اس امر کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مخالف حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے ناپید ہوگئے ؎

آج وہ شمع اسلام جس کی تنویر جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے کونوں کونوں کو منور کررہی ہے۔ طاغوتی طاقتوں کے حملوں سے کبھی بجھائی نہیں جاسکتی۔ قادیان میں شر پیدا کرنے پنجاب یا طول عرضِ ہند میں احمدیوں کے خلاف ہنگامہ آرائی کرنے سے بھی احمدیت کے امڈے ہوئے سیلاب کو روکا نہیں جاسکتا۔ احمدیت کی مثال تو اس بے پناہ موج کی طرح ہے۔ جس کو نہ شاہ روک سکتا ہے۔ نہ گدا۔

دوسری اہم ذمہ واری جو ہر احمدی کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے علمی اور روحانی ارتقاء اور سلسلہ سے وابستگی کے ساتھ ساتھ اپنے دوسرے بھائیوں کی تربیت کا بھی خیال رکھے۔ مرکزی معاملات کے متعلق آپس میں تبادلۂ خیالات کیا جائے۔ اور اتحاد ومعاونت کی قدر وقیمت سمجھتے ہوئے آپس میں ایک حقیقی مودت اور موانست کی روح پیدا کی جائے ؎

بقیہ صفحہ ۵

فیکٹریاں جو میں نے دیکھیں ایک ہی مالک کی ہیں۔ ایک میں تو ربڑ کے جوتوں پر روغن اور پالش کیا جاتا ہے۔ جس کو اینمل کرنا بھی کہتے ہیں۔ اس سے ایک تو جوتوں پر چمک آجانے کی وجہ سے خوبصورتی پیدا ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہ پالش جوتوں کو دھوپ سردی گرمی اور پانی ہوا وغیرہ کے تباہ کن اثرات سے بچاتا ہے۔ دوسری فیکٹری میں یہ پالش تیار کیا جاتا ہے۔ یہ پالش کئی رنگوں کا ہوتا ہے۔ سیاہ براؤن سبز وغیرہ۔ دوسری فیکٹری میں اس قسم کے مصالحہ جات بھی تیار ہوتے ہیں جنکو اگر مکان کی چھت پھیلا دیا جائے۔ تو مکان ٹپکنا بند ہوجاتا ہے۔ یا جو پانی وغیرہ کی نالیوں کو مضبوط کرنے کے کام آتا ہے۔ دونوں کمپنیاں پرانی ہیں۔ اور کاروبار میں ترقی کررہی ہیں۔ ربڑ بوٹوں کا اینمل اس فیکٹری سے ہندوستان بھی جاتا ہے۔ کیونکہ اب وہاں بھی ربڑ کے جوتے بنانے کے بعض کارخانے بن گئے ہیں ؎

ان دونوں کارخانوں میں سے ایک کا نام

Sakai Enamel Co
malsuno dori
1-Chome Kobe

ہے۔ اور دوسرے کا

The Sakari
manufacturing Co
No 3 Oike Cho 3-Chome
Kobe

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے طاقتور حکومت جاپان کے اہم سیاسی مسائل

—— الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے ——

ڈاکٹر منوبے کا معاملہ

جب ڈاکٹر منوبے نے ہوس آف پیرز سے مستعفی ہو جانے کا ارادہ ظاہر کر دیا۔ اور ساتھ ہی اس امر پر پشیمانی کا اظہار کیا۔ کہ ان کے خیالات پبلک میں ہیجان پیدا کرنیکا موجب ہوئے ہیں۔ آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ بھی کر لیا۔ اور جسٹس منسٹر کی طرف سے یہ اعلان بھی کر دیا گیا۔ کہ ڈاکٹر منوبے کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی جائے گی۔ تو خیال کیا جا سکتا تھا۔ کہ جاپان کے واقعات حاضرہ کا یہ باب ختم ہو چکا ہے مگر بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ ایسا نہیں ہوا۔ ایک طرف تو ڈاکٹر منوبے نے مندرجہ بالا مضمون پر مشتمل چٹھی جسٹس منسٹر کو لکھی اور دوسری طرف بدقسمتی سے پریس میں ایک بیان دے دیا۔ کہ مسئلہ زیر بحث کے بارہ میں ان کے خیالات بدستور وہی ہیں۔ جو پہلے تھے اور یہ کہ ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ان حالات میں وزیر جنگ اور نیوی منسٹر دونوں نے مل کر اس سلسلہ میں بعض مطالبات وزیر اعظم کے سامنے پیش کئے۔ جو یہ تھے۔ اوّل پبلک کو ڈاکٹر منوبے کے موجودہ خیالات کے متعلق پوری طرح واقف کیا جائے۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ جو پشیمانی انہوں نے جسٹس منسٹر کے سامنے ظاہر کی ہے۔ وہ حقیقی پشیمانی ہے یا نہیں۔ دوسرے کیبنٹ صاف اور واضح بیان دے۔ کہ اس کے خیالات اس مسئلہ پر وہی ہیں۔ جو نیوی اور وار منسٹر کے ہیں۔ یا کچھ مختلف۔ تیسرے اس شبہ کو دور کرنے کے لئے جو پبلک کے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ نہ صرف اس تھیوری کو نابود کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھے۔ بلکہ جو کارروائی وہ اس بارہ میں کر رہی ہے۔ اس کو پبلک کے سامنے پیش کرے۔ ساتھ ہی مذکورہ بالا دونوں وزیروں نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ ڈاکٹر منوبے نے جو چٹھی جسٹس منسٹر کو لکھی تھی۔ اور جس کی بناء پر اس محکمہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اب ان پر مقدمہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو بھی پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائے۔

غرض حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ بعید نہ تھا۔ کہ موجودہ کیبنٹ کا خاتمہ ہو جاتا۔ مگر ایک تو ڈاکٹر منوبے نے جو بیان پریس کو دیا۔ اس کو انہوں نے منسوخ کر دیا۔ اور ساتھ ہی اس سلسلہ میں جو اجلاس کیبنٹ کے ہوئے۔ ان میں جسٹس منسٹر نے ایک حد تک تشفی بخش وجوہ اس فیصلہ کی تائید میں بیان کئے۔ جو ان کے محکمہ نے کیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے مضبوطی کے ساتھ اس امر سے انکار کیا۔ کہ وہ ڈاکٹر منوبے کی چٹھی کو پبلک میں لائیں۔ کیونکہ انہوں نے کہا۔ کہ وہ محکمہ عدالت کا ایک کانفیڈنشل کاغذ ہے۔ جس کو پبلک میں لانے کا مطالبہ عدالت کے فرائض میں دخل اندازی کے مترادف ہے۔ ادھر وزیر اعظم نے نیوی اور وار منسٹر کو اطمینان دلایا۔ کہ موجودہ کیبنٹ کے خیالات منوبے کی تھیوری کے بارہ میں وہی ہیں۔ جو خود ان دونوں وزیروں کے ہیں۔ اور وعدہ کیا۔ کہ گورنمنٹ جو کارروائیاں اس تھیوری کے استیصال کے لئے کر رہی ہے۔ ان کو پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اندریں حالات وزیر جنگ اور نیوی منسٹر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ فی الحال اور زیادہ زور اس بارہ میں نہیں ڈالیں گے۔ مگر یہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان دونوں محکموں کی پوری تسلی نہ ہو گی۔ جب تک گورنمنٹ ان تمام عہدہ داروں کو کماحقہٗ سزا نہ دے۔ جو اس تھیوری یا اس کے لگ بھگ خیالات کے مؤید تھے یا ہیں۔

کوریا میں جشن سلور جوبلی

یکم اکتوبر کو کوریا میں جس کو جاپانی چوسن کہتے ہیں۔ سلور جوبلی کا جشن منایا گیا۔ کیونکہ اس سال کے یکم اکتوبر کو کوریا کے جاپان کے ساتھ الحاق کی پچیسویں سالگرہ تھی۔ جب کوریا کو جاپان کے ساتھ شامل کیا گیا۔ تو جاپان کے مشہور و معروف اور زبردست مدبر شہنشاہ میجی نے جو اس وقت سریر آرائے سلطنت تھے۔ اپنی شاہی تحریر میں جو انہوں نے اس موقعہ پر عطا کی۔ اس امر کا اظہار کیا۔ کہ کوریا کا جاپان کے ساتھ شامل ہونا محکومانہ حیثیت سے نہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ کوریا اور جاپان ایک ہو گئے ہیں۔ ایسے کہ دونوں میں فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اس شاہی منشاء کے مطابق کوریا کے اس وقت کے گورنر جنرل نے بیان کیا۔ کہ کوریا کے جاپان کے ساتھ الحاق سے یہ دونوں ملک ایک کر دیئے گئے ہیں۔ حتّٰے کہ ان میں کوئی امتیاز نہیں۔ اس موقعہ پر یہ ذکر کر دینا بے جا نہ ہو گا۔ کہ جہاں تک تھیوری کا تعلق ہے (اور اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ اس قسم کی تھیوریکل باتیں بالآخر جلد یا بدیر حقیقت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں) کوریا میں جاپانی حکومت کا مقصد اور آخری نقطۂ نظر اس سے زیادہ قابل تحسین ہے۔ جو برطانیہ کا ہندوستان میں ہے۔ برطانیہ شاید اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا۔ مگر جب ہندوستان نے Dominion States کا مطالبہ کیا۔ تو اس پر جو پیچ و تاب برطانیہ نے کھائے۔ اور جس طرح اس نے اس تلخ پیالہ کو ٹالنے کی کوشش کی۔ وہ ابھی ہندوستانیوں کے دل میں تازہ ہے۔ اور Dominion States تو اس درجہ سے کم ہے۔ جو مندرجہ بالا بیانات کی رو سے کوریا کو حاصل ہے۔

پریفیکچرل الیکشنز

پری فیکچرل الیکشن ہو چکے ہیں۔ اور ووٹ شماری کر کے نتائج ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ یہ الیکشن شروع ہونے سے کچھ عرصہ پیشتر ملک کے طول و عرض میں نہایت اہتمام سے اس امر کا پراپیگنڈا کیا گیا تھا۔ کہ الیکشن بالکل صاف بے رو رعایت ہونے چاہئیں۔ اور بعض قوانین بھی اس غرض کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے تھے۔ کہ ووٹ خریدے نہ جا سکیں۔ اور نہ سرکاری عہدہ دار کسی ووٹر پر کوئی دباؤ ڈال سکیں اور حکام متعلقہ پولیس وغیرہ محکموں نے پوری کوشش کی تھی۔ کہ ان ضوابط پر پورا عمل کیا جائے۔ اب وزارت داخلہ نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ پیور الیکشن کے بارہ میں اس کی کوششیں کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ مگر پریس کی رائے یہ بھی معلوم دیتی ہے۔ کہ جب تک الیکشن کے تمام واقعات احاطۂ علم میں نہ آ جائیں۔ اس قسم کا خیال کر لینا قبل از وقت ہو گا۔

قطع نظر اس پیور الیکشن کی مہم کی کامیابی یا ناکامی کے ایک امر جو اس الیکشن سے ظاہر ہوا یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی تعداد میں جنہوں نے ووٹ نہیں دیئے۔ گذشتہ الیکشن کے مقابلہ میں کثیر اضافہ ہوا ہے۔ اوساکا پری فیکچر میں ووٹ نہ دینے والوں کی تعداد ۴۹ فیصدی ہے جس میں الیکشن گذشتہ سے ۸ فیصدی کی زیادتی ہے۔ کوبے پری فیکچر میں ووٹ نہ دینے والوں کی تعداد ۵۲.۲ ہے۔ اور کیوٹو میں ۹ء۷ ؁ ۵ ہے وزارت داخلیہ نے بیان کیا ہے۔ کہ ان ۲۹ پری فیکچروں میں جن میں یہ الیکشن عمل میں آیا ہے۔ سابقہ الیکشن میں تمام ملک میں ووٹ نہ دینے والوں کی اوسط پر ۴ء۱۹ کا اضافہ ہوا ہے اس زیادتی کا ایک باعث تو یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نئے قواعد اور پابندیوں کی وجہ سے پبلک کے ایک حصہ نے محسوس کیا۔ کہ اب ووٹ دینا بھی اچھی خاصی دردسری ہے۔ اور اس وجہ سے وہ اس سے باز رہے۔ دوسری یہ بھی ایک وجہ سمجھی جاتی ہے۔ کہ شہری آبادی کی تعلیم یافتہ طبقہ میں وہ دلچسپی نہیں جو ہونی چاہئے۔ اور یہ کہ غیر پارلیمنٹری طرز حکومت کو چنداں امید کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔

پارٹیز کی طاقت اس الیکشن کی رو سے قریباً قریباً وہی رہے گی جو پہلے تھی۔ اس وقت سب سے زیادہ تعداد منسے توکی ہے اس سے کم سیوکائی کی اور اس سے کم انڈیپنڈنٹ پارٹی کی۔ جبکہ ابھی دیہاتی حلقوں کے نتائج برآمد نہیں ہوئے تھے۔ تو منسے توکی تعداد ۴۲۳ تھی۔ اور سیوکائی کی ۳۰۰۔ مگر اب ان دونوں میں صرف ۱۴ کا فرق ہے۔ اور ابھی بعض حلقوں کے نتائج نکلنے باقی ہیں۔

جاپان کی دو فیکٹریاں

ناظرین کے لئے شاید یہ بیان کر دینا باعث دلچسپی ہو گا۔ کہ چند دن ہوئے مجھے کوبے میں دو فیکٹریاں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ عام طور پر جاپانی اپنی فیکٹریوں میں غیروں کو بغیر کافی جان پہچان کے جانے نہیں دیتے۔ دو

(باقی دیکھو صفحہ ۶ کالم ۲)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈرانِ احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کے لئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۳)

۱۴۲۔ مستری فیروز دین صاحب مشین ساز عارف والا
۱۴۳۔ مولوی علی احمد صاحب راولکے گجرات
۱۴۴۔ چودھری کریم بخش صاحب بھاگو بھٹی ڈاک خانہ۔ صدر سیالکوٹ
۱۴۵۔ سید محمد ثناء اللہ صاحب پھلور محلہ قاضیاں۔ ضلع جالندھر
۱۴۶۔ میاں قادر بخش صاحب۔ ملتان
۱۴۷۔ میاں عبد الکریم صاحب ملازم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب دہلی۔
۱۴۸۔ میر مہدی حسین صاحب ذیلدار سنور ریاست پٹیالہ۔
۱۴۹۔ ڈاکٹر مطلوب خان صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ برسٹر۔ ضلع کانگڑہ۔
۱۵۰۔ خواجہ محمد عمر صاحب ہنگل گلوب نیشنل ٹیزری موید جیت پور۔ روڈ کلکتہ۔
۱۵۱۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب مولوی فاضل تکیہ گنج مردان۔
۱۵۲۔ ملک بشیر علی صاحب ڈھڈ
۱۵۳۔ میاں نذر محمد صاحب متصل مسجد اندرون چنیوٹ
۱۵۴۔ چوہدری محمد عظیم صاحب نائب تحصیلدار نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۱۵۵۔ سید عبد الغفار صاحب مسجد احمدیہ سعدی پور مونگھیر۔
۱۵۶۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ۔
۱۵۷۔ چوہدری رحیم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ۔
۱۵۸۔ چوہدری اللہ دتا صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔
۱۵۹۔ چودھری اللہ رکھا صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔
۱۶۰۔ چوہدری سردار خانصاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۶۱۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور۔
۱۶۲۔ میاں رحیم بخش صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور
۱۶۳۔ خان عبد المجید خان صاحب راہوں تحصیل نواں شہر۔ ضلع جالندھر۔
۱۶۴۔ حاجی رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راہوں نواں شہر۔ ضلع جالندھر
۱۶۵۔ حکیم ابراہیم صاحب ابن حاجی رحمۃ اللہ صاحب تحصیل نواں شہر۔ ضلع جالندھر۔
۱۶۶۔ منشی محمد صالح صاحب معرفت میاں جنرل محمد طیب صاحب سرشتہ نورنگ بنوں
۱۶۷۔ مرزا رحمت اللہ صاحب متعلم بی۔ اے اسلامیہ کالج لاہور۔
۱۶۸۔ صوفی عبد الرحیم صاحب محلہ پراچیاں بھیرہ
۱۶۹۔ حافظ ملک محمد صاحب افضل گنج حیدرآباد دکن
۱۷۰۔ حافظ صدر دین صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ اورا۔ ڈاکخانہ صدر سیالکوٹ۔
۱۷۱۔ مولوی محمد لقمان صاحب احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد دکن۔
۱۷۲۔ مفتی محمد صادق صاحب قادیان
۱۷۳۔ شیخ عبد الغنی صاحب کنجاہ ضلع گجرات
۱۷۴۔ میاں فیروز دین صاحب جگو والہ براستہ گیلا والہ۔ ضلع ملتان
۱۷۵۔ چوہدری فتح خان صاحب نمبردار چک ۷ جھنڈے ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا
۱۷۶۔ میاں فضل الرحمن صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ۔
۱۷۷۔ چوہدری محمد حسین صاحب بھٹی معرفت فضل الرحمن صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
۱۷۸۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۷۹۔ شیخ عابد علی صاحب۔
۱۸۰۔ منشی محبوب احمد صاحب
۱۸۱۔ میاں غلام محمد صاحب بھاٹی دروازہ محلہ پٹ رنگاں لاہور۔
۱۸۲۔ میاں رحیم بخش صاحب قادیان
۱۸۳۔ میاں امام الدین صاحب قادیان
۱۸۴۔ بابو شاہ محمد صاحب قادیان
۱۸۵۔ مرزا محمد حسین صاحب قادیان مع اہل وعیال (دس نفوس)
۱۸۶۔ میاں غلام محمد صاحب زرگر قادیان۔
۱۸۷۔ منشی سکندر علی صاحب بھینی بانگر متصل قادیان
۱۸۸۔ مسٹر عبد القدوس صاحب مالا باری قادیان
۱۸۹۔ میاں عبد اللہ صاحب قادیان
۱۹۰۔ میاں نور محمد صاحب سکنہ چک ۸ ایم آر ڈاک خانہ تنبہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان
۱۹۱۔ میاں عبد الحمید صاحب قادیان۔
۱۹۲۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی مہاجر مع اہل وعیال قادیان
۱۹۳۔ میاں غلام حیدر صاحب قادیان
۱۹۴۔ میاں محمد رمضان صاحب دوکاندار قادیان
۱۹۵۔ چوہدری پیر محمد صاحب سکنہ شاہپور امرگڑھ ڈاکخانہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور۔
۱۹۶۔ چوہدری باغ دین صاحب شاہپور امرگڑھ ڈاکخانہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور
۱۹۷۔ چوہدری فضل الدین صاحب سکنہ شام پور ڈاک خانہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور۔
۱۹۸۔ منشی نقیر محمد صاحب سکنہ شام پور امرگڑھ ڈاک خانہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور
۱۹۹۔ حکیم اللہ دتہ صاحب سکنہ شام پور امرگڑھ ڈاک خانہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور
۲۰۰۔ مولوی امام الدین صاحب گولیکے ضلع گجرات حال قادیان۔
۲۰۱۔ منشی محمد حمید الدین صاحب دار الرحمت قادیان
۲۰۲۔ غازی نذیر احمد صاحب برق مہاجر محلہ دار السعت قادیان۔
۲۰۳۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز قادیان
۲۰۴۔ مسٹر محمد عبد الحفیظ صاحب نمبر ۸۲۹ اسمٰعیل سٹریٹ ڈاک خانہ انٹلی۔ کلکتہ
۲۰۵۔ خان ذو الفقار علی خان صاحب رامپور
۲۰۶۔ منشی فیض بخش صاحب احمدی نون آڈیٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز۔ مظفرگڑھ
۲۰۷۔ بابو عبد الغنی صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین ناروال۔
۲۰۸۔ میاں محمد اسد اللہ صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ تیجہ کلاں
۲۰۹۔ میر نور صاحب سکرٹری تبلیغ تیجہ کلاں
۲۱۰۔ میاں محمد اسحاق صاحب سکرٹری نیشنل لیگ تیجہ کلاں۔
۲۱۱۔ میاں دین محمد صاحب ولد جان محمد صاحب تیجہ کلاں۔
۲۱۲۔ منشی ہدایت اللہ صاحب ولد میاں امام الدین صاحب تیجہ کلاں۔
۲۱۳۔ میاں کریم بخش صاحب ولد میاں عبد الرحمن صاحب تیجہ کلاں۔
۲۱۴۔ میاں عنایت اللہ صاحب ولد محمد جان صاحب تیجہ کلاں۔
۲۱۵۔ مولوی گلاب الدین صاحب امام مسجد میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹ شہر
۲۱۶۔ میاں شاہ محمد صاحب متوطن ضلع گجرات حال کیریاں۔
۲۱۷۔ مرزا ارشد بیگ صاحب بیٹی ضلع لاہور
۲۱۸۔ قاضی فخر الدین صاحب شکار ڈاک خانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۱۹۔ میاں مہر الدین صاحب شکار ڈاکخانہ دھاریوال۔ ضلع گورداسپور۔
۲۲۰۔ میاں دین محمد صاحب شکار ڈاکخانہ دھاریوال۔ ضلع گورداسپور۔
۲۲۱۔ میاں رستم علی صاحب شکار ڈاکخانہ دھاریوال۔ ضلع گورداسپور

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

وہ خریداران الفضل جن کا چندہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ۵ نومبر ۱۹۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ تاکہ وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا بذریعہ محاسب ماہواری چندہ کے ہمراہ بھیج دیں۔ بصورت دیگر ان کے نام نومبر ۳۵ء کے پہلے ہفتہ میں وی پی ہونگے۔ جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اور وصول نہ کرنے کی صورت میں اخبار بند کر دیا جائے گا۔

مینیجر

۱۳۱ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۴۵ - ایم عبدالوحید صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۸۴۴ - مولوی سراج الحق صاحب
۱۰۷۴ منشی سلطان عالم صاحب
۱۲۱۵ شرف الدین صاحب
۱۶۹۱ مولوی غلام رسول صاحب
۱۷۴۱ جان محمد صاحب
۱۸۱۷ اللہ بخش صاحب
۲۰۴۵ ایم محمد عظیم صاحب
۲۲۳۱ میر سکندر علی صاحب
۲۲۷۱ شیخ محمد آصف زمان صاحب
۲۵۴۷ شجاعت حسین صاحب
۲۷۴۰ چوہدری عطاء محمد صاحب
۲۸۳۵ ملک عزیز اللہ خان صاحب
۲۸۶۴ سلطان سرخرو صاحب
۳۰۹۳ مولوی محبوب عالم صاحب
۳۴۷۳ ہدایت اللہ صاحب
۳۴۹۲ - نیک عالم خان صاحب
۳۷۰۶ چوہدری مولا بخش صاحب
۳۷۳۵ اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۷۷۹ بابو محمد امین صاحب
۳۸۴۲ رفیع الدین احمد صاحب
۳۸۹۰ سراج الدین احمد صاحب
۳۹۲۵ محمد حسین صاحب
۳۹۲۸ ایم بی فخر الدین صاحب
۴۰۱۱ شیخ محمد اکرام الہی صاحب
۴۰۶۲ چوہدری محمد لطیف صاحب
۴۱۲۳ نظام الدین صاحب
۴۳۹۸ ایم کے عابد شریف
۴۶۸۵ ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۰۰۴ شریف احمد صاحب
۵۰۸۴ دوست محمد صاحب

۵۱۴۷ محمد تقی صاحب
۵۲۳۱ محمد بخش صاحب
۵۳۳۰ چوہدری سردار خان صاحب
۵۳۵۳ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۵۵۰۰ ملک خدا یار
۵۶۱۳ ملا کرم الہی صاحب
۵۶۱۴ عبدالمجید خان صاحب
۵۷۴۳ چوہدری محمد شریف صاحب
۵۸۲۴ شیخ عبداللہ خان صاحب
۶۰۸۸ محمد اعظم صاحب
۶۱۳۲ عبدالرشید خان صاحب
۶۲۱۴ عبدالغفور صاحب
۶۳۰۴ شیخ محمد حسین صاحب
۶۳۷۱ بابو محمد عالم صاحب
۶۴۷۲ اے - بی - باکر
۶۷۲۲ حبیب الرحمن صاحب
۶۸۴۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۹۶۲ نذیر حسین صاحب
۷۱۳۲ رشید محمد خان صاحب
۷۱۵۰ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۲۳۰ چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۵۷ بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۳۰۴ چوہدری عبدالمجید صاحب
۷۳۴۹ نواب الدین صاحب
۷۵۵۸ ملک حسن محمد صاحب
۷۶۳۹ اسرار محمد ابرار محمد صاحب
۷۷۸۶ سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۸۳۲ منشی برکت علی صاحب
۷۸۷۹ حاجی غنی موسیٰ
۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۵۲ احمد حسین صاحب
۷۹۷۵ مولوی محمد عبداللہ صاحب
۸۰۴۰ محمد کشی
۸۱۵۰ منشی غلام محمد صاحب
۸۱۷۰ چوہدری نبی داد خان صاحب
۸۱۷۵ ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۲۲۹ چوہدری غلام حسین صاحب

۸۲۴۲ ملک تجمل احمد صاحب
۸۳۰۰ حکیم فتح الدین صاحب
۸۳۳۲ فضل الرحمن صاحب
۸۳۷۰ عبدالرزاق صاحب
۸۳۸۵ بابو مہر الہی صاحب
۸۴۳۹ عبدالعزیز صاحب
۸۴۴۶ کیپٹن ٹی ڈی احمد
۸۴۵۷ قاضی شاد بخت
۸۴۵۹ سید وزارت حسین صاحب
۸۴۶۷ مسلم فرینڈز ریڈنگ روم
۸۴۷۹ اللہ دتہ صاحب
۸۵۶۷ سردار مجید خان صاحب
۸۶۱۷ رفیع الزمان صاحب
۸۷۶۶ ایم اے غنی صاحب
۸۷۸۰ شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۲۹ صوبیدار خوشحال خان
۸۸۴۵ عبدالرحیم صاحب
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد صاحب بی اے
۸۹۴۶ شیخ کرم الدین صاحب
۹۰۱۷ حوالدار مظفر خان صاحب
۹۰۳۰ محمد الدین صاحب
۹۰۴۹ سید احمد صاحب
۹۰۶۱ محمد ابراہیم صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۲ ایم اے خلیل
۹۱۲۶ محمد شجاعت علی
۹۱۲۷ محمد علی انور صاحب
۹۱۴۵ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس
۹۱۵۷ شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۶۱ حسین بخش صاحب
۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۲۱۲ ایم اے سبحان صاحب
۹۲۳۷ حاجی بلاول صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب

۹۲۸۶ سید محمد حسین صاحب
۹۳۰۵ عبدالقیوم صاحب
۹۳۰۹ قمر الدین صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۹۳۱۶ غلام احمد صاحب
۹۳۴۹ محمد محسن صاحب
۹۳۶۲ بابا پیر بخش صاحب
۹۳۷۶ عبدالسلام صاحب
۹۳۸۹ محمد احمد صاحب
۹۴۷۵ محمدی بیگم صاحبہ
۹۵۰۸ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۱۹ ڈاکٹر محمد جمیل صاحب
۹۵۶۲ جمعدار عبداللہ خان صاحب
۹۵۶۹ محمد حسین صاحب
۹۵۷۴ خانصاحب فقیر محمد صاحب
۹۵۸۲ محمد نثار احمد صاحب
۹۶۲۲ لفٹیننٹ ہادی علی خان صاحب
۹۶۵۵ فضل حق خان صاحب
۹۶۸۲ سید محمد شاہ صاحب
۹۸۳۰ بابو فضل کریم احمد صاحب
۹۸۳۴ مختار احمد صاحب
۹۸۳۸ مفتی اظہار حسین صاحب
۹۸۵۰ چوہدری عبدالرشید خان صاحب
۹۹۰۲ شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۲۶ خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۰۰۰۰ اسکرٹری صاحب جماعت احمدیہ چارکوٹ
۱۰۰۰۱ سید سردار احمد صاحب
۱۰۰۱۴ ام داؤد صاحبہ
۱۰۰۴۲ شیخ صدیق احمد خان صاحب
۱۰۰۴۳ نور محمد صاحب
۱۰۰۶۳ ایس گلزار احمد صاحب
۱۰۰۷۱ لفٹیننٹ ایم عطاء اللہ صاحب
۱۰۰۷۶ فضل محمد صاحب
۱۰۰۸۱ ملک میر محمد صاحب

۱۰۰۸۴ سید جعفر صاحب
۱۰۰۹۵ مولوی محمد شریف صاحب
۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۰۹۸ مولوی عبدالسبوح
۱۰۰۹۹ سید علی صاحب
۱۰۱۰۲ چراغ دین صاحب
۱۰۱۰۷ انچارج ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۶۲ عبدالکریم صاحب
۱۰۱۶۴ محمد ذکاء اللہ صاحب
۱۰۱۹۰ میاں نصیر احمد صاحب
۱۰۱۹۸ چوہدری فتح محمد خان صاحب
۱۰۲۰۶ چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۲۳ میاں الہام الدین صاحب
۱۰۳۰۷ میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۴ محمد اسحٰق صاحب
۱۰۳۳۲ ایم ایل مادیکر
۱۰۳۵۲ غلام مرتضیٰ صاحب
۱۰۳۶۴ حکیم شیخ محمد صاحب
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۳۷۸ ملک فضل حسین صاحب
۱۰۳۸۲ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۳۹۰ مولوی عبدالکریم خان صاحب
۱۰۴۰۳ سعید احمد خان صاحب
۱۰۴۰۹ مبارک احمد صاحب
۱۰۴۸۱ بشیر احمد صاحب
۱۰۴۹۷ میر عبدالسلام صاحب
۱۰۵۱۱ ایم بشیر الدین
۱۰۵۲۳ سید دلاور حسین شاہ
۱۰۵۲۴ بادشاہ محمد صاحب
۱۰۵۲۵ امام علی
۱۰۵۳۸ ڈاکٹر عبدالحق صاحب
۱۰۵۴۳ محکم الدین صاحب
۱۰۵۴۵ چوہدری عبدالحکیم صاحب
۱۰۵۴۹ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب
۱۰۵۵۶ عبدالقادر صاحب
۱۰۵۵۷ محمد منصف خان صاحب
۱۰۵۵۸ چوہدری یوسف علی صاحب
۱۰۵۵۹ سید محمد عبدالحمید صاحب
۱۰۵۶۰ سردار علی شاہ
۱۰۵۶۹ عمر حیات خان صاحب
۱۰۵۷۷ ایم مظفر احمد صاحب
۱۰۵۸۴ عبدالرحیم خان صاحب
۱۰۵۸۳ محمد نواز خان صاحب

۱۰۵۸۴ احمد مختار صاحب
۱۰۶۰۰ میر مرید احمد خان صاحب
۱۰۶۰۸ محمد عظمت اللہ صاحب
۱۰۶۱۳ مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۲۳ نظام الدین صاحب
۱۰۶۲۴ چوہدری صوبے خان
۱۰۶۳۶ اکبر خان صاحب
۱۰۶۵۶ اہل پردہ سردار کوڑے خان
۱۰۶۷۸ سید عبدالغفور صاحب
۱۰۶۷۹ چوہدری ظفر احمد خان صاحب
۱۰۶۹۷ محمد عبداللہ صاحب
۱۰۷۲۰ قاضی محمود الحسن صاحب
۱۰۷۳۸ لال خان
۱۰۷۵۲ ناظم صاحب مجلس احمدیہ
۱۰۷۵۸ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ
۱۰۷۶۱ مولوی غلام نبی صاحب
۱۰۷۶۴ چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۷۷۵ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۷۷۶ سید فضل الرحمن صاحب
۱۰۷۸۵ سید مہدی حسن صاحب
۱۰۷۸۶ عالمگیر صاحب
۱۰۷۹۱ ملک محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۷۹۵ عبدالکریم صاحب
۱۰۷۹۶ غلام رسول صاحب
۱۰۷۹۸ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۰۷۹۹ مولوی فتح علی صاحب
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۰ سید محمد علی شاہ صاحب
۱۰۸۲۹ حکیم غلام رسول صاحب
۱۰۸۳۷ بابو محمد احمد صاحب
۱۰۸۴۰ پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۴۱ محمد اکرم خان صاحب
۱۰۸۴۲ الف دین صاحب
۱۰۸۴۷ شیخ محمد رمضان صاحب
۱۰۸۴۹ ملک عطاء الرحمن صاحب
۱۰۸۵۸ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۸۴ امیر شکور اللہ صاحب
۱۰۹۷۳ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۹۹۹ حکیم محمد ہاشم صاحب
۱۱۰۰۰ حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۰۳ مولوی عبدالکریم صاحب
۱۱۰۰۴ شیخ عبدالحکیم صاحب

دستِ من گیر از رہِ لطف وکرم
در مہم باش یار و یا ورے

جنگ اطالیہ وحبش

ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے
تیجہ بر زورے تو دارم گرچہ من
(مسیح موعودؑ)

کی وجہ سے دوسری چیزوں کی طرح بجلی کی وائرنگ کی اشیاء و دیگر سامان کے نرخ بھی روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک تقریباً ۲۰ فیصدی اضافہ ہو چکا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے۔ کہ اس میں اور بھی اضافہ ہو جائے۔ اس زیادتی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمیں وائرنگ کے نرخ بڑھانے پڑینگے۔ مگر بفضل تعالیٰ ہمارے پاس چونکہ جنگ سے قبل کی قیمتوں پر خریدا ہوا مال موجود ہے۔ اس لئے احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن احباب کے باقاعدہ آرڈر برائے وائرنگ مع پیشگی اس ماہ کے آخر تک ہمارے پاس رجسٹرڈ ہو جائینگے۔ ان کی وائرنگ نظارت امور عامہ کے منظور کردہ موجودہ نرخوں اور گارنٹی کے مطابق ہی کی جائیگی۔ امید ہے۔ کہ خواہشمند احباب اس پیشکش سے مستفید ہو کر خاکسار کو خدمت کا موقعہ دینگے۔ اور اپنے مفاد کو دوسروں کے مفاد کی خاطر قربان نہ کرینگے۔ اور کام کرانے سے پیشتر پوری طرح اطمینان کرلینگے

گارنٹی:- (اس فرم کی طرف سے نظارت امور عامہ میں نقد ضمانت جمع ہے) (۱) امپیریل الیکٹرک سٹورز قادیان خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی برکتِ دعا سے انشاء اللہ تعالیٰ مستقل طور پر تازندگی خاکسار قائم رہے گا۔ (۲) وائرنگ اور سامان بالکل معاہدہ کے مطابق لگایا جائے گا۔ اگر کوئی چیز عرصہ دس سال تک خلاف معاہدہ لگی ہوئی ثابت ہوگی۔ تو اس کو بغیر کسی معاوضہ کے اصل چیز کے ساتھ فوراً تبدیل و درست کیا جائیگا۔ (۳) کنکشن ملنے کے دو سال تک اگر کوئی نقص ہمارے کاریگروں کی غفلت یا مال کے ناقص ہونے کی وجہ سے پیدا ہوگا۔ تو اس کو بغیر کسی معاوضہ کے فوراً درست کیا جاویگا۔ (۴) فروخت شدہ چیز ایک ہفتہ کے اندر اندر تبدیل یا واپس کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کو اصلی PACKING کے ساتھ واپس کیا جاوے (۵) بجلی کی متفرق چیزوں کی قیمت بازاری نرخوں کے اتار چڑھاؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے واجبی لی جائیگی۔ قیمت میں زیادتی ثابت ہونے پر زائد لی ہوئی رقم یوم فروخت سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مشتری کے طلب کرنے پر واپس کی جاویگی۔ (۶) اگر فرم مذکورہ بالا شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کرے۔ تو نظارت امور عامہ کو حق حاصل ہوگا۔ کہ ایسی رقم فرم کی نقد جمع شدہ ضمانت سے وضع کرکے مستحق مشتری کے حوالے کردے۔ (۷) ایسے معصر جو باوجود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے۔ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ ان پر شرائط حادی نہیں ہو سکتیں۔ (۸) وائرنگ شروع کرنے سے پہلے باقاعدہ معاہدہ تحریر کیا جاتا ہے۔ بغیر معاہدہ کے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ (۹) جو دوست یکشت وائرنگ کے اخراجات ادا نہ کرسکیں۔ ان کے ساتھ نظارت امور عامہ کی سفارش پر باقساط ادائیگی کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ (۱۰) جو احباب کام کے مکمل ہونے پر فی الفور رقم ادا کردینگے۔ ان کو تین فیصدی Special Reduction دی جائے گی۔

مظفر الدین بی ایس سی مالک امپیریل الیکٹرک سٹورز قادیان دارالامان ہیڈ آفس پشاور
شاخہائے۔ پشاور شہر۔ نوشہرہ۔ رسالپور۔ مردان۔ ایبٹ آباد
Approved Govt. Wiring Contractors to Military. P. W. D. & Railways.

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

بلاشبہ دل میں نئی اُمنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے، نیز یہ اکسیر ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن،
ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جس قدر خطرناک عوارض تھے، مثلاً فالج، پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا، اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام ہو گیا۔ آپ جس دیانت داری سے ادویات تیار کرتے ہیں، اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے، ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال علی پور (کلکتہ) سے لکھتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کی سفارش کی تھی، انہوں نے آپ سے منگوا کر اس کا استعمال کیا، میں اس کے نتیجہ کا منتظر تھا، کل ہی ان کا خط ملا، وہ نہایت خوشی سے اس کا اظہار کرتے ہیں کہ انہیں اکسیر البدن سے بیحد فائدہ ہوا، میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اکسیر البدن اور بذریعہ وی پی بھیج کر مشکور فرمائیں"

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری زمیندار کورائی ضلع کٹک سے لکھتے ہیں کہ "ملیریا بخار کو اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا، لہٰذا ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں"

ملنے کا پتہ:- **منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

محافظ جنین

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ۔ اُمّ الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد تیلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا، تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر لعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر
حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحّت قادیان

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں

لنڈن ۲۳ر اکتوبر۔ کل دار العوام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سر سیموئل ہور وزیر خارجہ نے معاملات بین الاقوامی پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اور اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کے متعلق برطانیہ کی پالیسی اور لیگ آف نیشنز سے برطانیہ کے تعاون کا ذکر کیا ؛

عدلیس آبابا ۲۳ر اکتوبر۔ ابی سینیا کے جنوبی محاذ کے کمانڈر راس ڈسٹا کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ شہر گوراہی کو ہر ممکن طریقے سے بچائے اس لئے توقع کی جاتی ہے۔ کہ پہلی دو بدو جنگ ججیگا اور گوراہی کے درمیان تین لاکھ حبشی اور ڈیڑھ لاکھ اطالویوں کے درمیان لڑی جائیگی

عشمارہ ۲۳ر اکتوبر۔ کونٹ کیا نو نے ریوٹر سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ شہروں اور قصبوں پر کوئی بمباری نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی کسی قسم کی گیس استعمال کی گئی ہے۔ کیونکہ ہم پرامن آبادی کو جو اپنی آزادی کے لئے اٹلی کی طرف آنکھیں لگائے ہوئے ہے۔ خوفزدہ کرنا نہیں چاہتے ؛

روما ۲۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنگ سے پہلے ابی سینیا پر تسلط جمانے کے متعلق مسولینی کا جو مطالبہ تھا۔ اس میں انہوں نے ترمیم کر لی ہے۔

پیرس ۲۳ر اکتوبر۔ صلح کے لئے مسولینی کے روبرو جو تجاویز رکھی گئی تھیں۔ اگرچہ اس نے انہیں منظور نہیں کیا۔ لیکن ایم لاوال کی کوشش ابھی تک جاری ہے۔ اور حکومت برطانیہ کو صلح کی گفت و شنید کے متعلق باخبر رکھا جا رہا ہے

عدلیس آبابا ۲۳ر اکتوبر۔ صوبہ اوگاڈن میں ابی سینیا کی فوجوں کے جرنیل دیجی باشٹ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ اس وقت اوگاڈن میں متعیم افواج کی حالت ہر لحاظ سے اچھی ہے۔ اور حفاظت کے جو طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ وہ تسلی بخش ہیں۔

یمن ۲۳ر اکتوبر۔ اطالوی حکام امام یمن سے متواتر نامہ و پیام کرتے رہے ہیں۔ کہ تیس ہزار اطالوی سپاہیوں کو لوکھا کے ساحل پر اترنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت مصر نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اٹلی کے جہاز ۲۴ گھنٹے سے زیادہ مصر کی بندرگاہوں پر ٹھہرنے نہیں دیئے جائیں گے۔

بمبئی ۲۳ر اکتوبر۔ کل بذریعہ جہاز پچاسی ہندوستانی حبشہ میں جان کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے عدلیس آبابا سے بمبئی پہونچ گئے ہیں۔

اڈووا ۲۳ر اکتوبر۔ ٹگرے کے علاقہ کے سرداروں نے اٹلی کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ جنرل ڈل بونے مفتوحہ علاقہ میں غلامی کے انسداد کا اعلان کر دیا ہے ؛

برلن ۲۳ر اکتوبر۔ سوئٹزرلینڈ کے اخبارات اس امر پر زور دے رہے ہیں۔ کہ برطانیہ نے اٹلی کے اقتصادی بائیکاٹ کی جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان پر سوئٹزرلینڈ عمل نہیں کر سکتا ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ آج ایک پاگل مسلمان نے جو کلہاڑی لیکر بھاگا پھرتا تھا۔ تین سکھوں اور ایک ہندو کو مجروح کیا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ شہر میں پولیس کے انتظامات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ فرقہ وارانہ فساد کا خطرہ ہے

الہ آباد ۲۳ر اکتوبر۔ یو۔پی کے کانگرسیوں میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے مسٹر سری پرکاش صدر یو۔پی پراونشل کانگرس اور ان کی کونسل نے استعفےٰ دیدیا ہے

بمبئی۔ ۲۳ر اکتوبر۔ اچھوتوں کے ایک اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ہندو مذہب کے متعلق بمبئی پریذیڈنسی دلت کانفرنس کے فیصلہ کی تائید کی گئی۔ ڈاکٹر امبیدکار اور دوسرے مقررین نے کہا۔ موجودہ حالات میں اچھوتوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ ہندو مذہب کو ترک کر دیں۔

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر ٹریبیون نے وزیر ہند کے خلاف ۱۰ ار روپے ۹ آنے ۳ پائی کی واپسی کے لئے مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ مقدمہ کی آخری سماعت ۱۶ر دسمبر کو ہوگی ؛

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ آج بلدیہ لاہور کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے تفریحات پر ٹیکس عائد کرنے کے فیصلہ پر اظہار ناراضگی کیا گیا

کنگسٹون (آئرلینڈ) ۲۳ر اکتوبر۔ جزیرہ کنگسٹون میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ کل ایک فساد کے دوران میں تین اشخاص ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے۔ لوگوں میں ہیجان کی وجوہ شکایات بیکاری اور جنگِ حبشہ کے خلاف جذبات ہیں۔

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ کل لالہ ہرکشن لال کو بلا ضمانت وارنٹ کے ذریعہ گرفتار کیا گیا۔ ان کے خلاف ہائی کورٹ کے احکام کی نافرمانی کا الزام ہے۔ ۲۵ر اکتوبر کو ان سے جوابدہی کی جائے گی۔ اس اثنا میں انہیں ایک ہزار روپیہ کی شخصی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے ؛

نئی دھلی ۲۳ر اکتوبر۔ بریلی میں آتشزدگی سے چھ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ کئی ہزار روپے لگایا جاتا ہے۔

لائل پور ۲۳ر اکتوبر۔ لائل پور کے مسلمانوں کا مطالبہ کہ لائل پور میونسپلٹی میں ان کی نشستیں بڑھا دی جائیں۔ وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ نے نامنظور کر دیا ہے۔

نئی دھلی ۲۳ر اکتوبر۔ کل فرنٹیئر میل سے ڈاک کا ایک تھیلا جس میں پچاس ہزار کی مالیت کے بیمے وغیرہ تھے۔ پُراسرار طور پر سہارنپور اور دہلی کے درمیان گم ہو گیا۔ ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

الہ آباد ۲۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت مالویہ جانوروں کی قربانی کی رسم بند کرانے کے لئے ہندوستان کا دورہ کرینگے ؛

نئی دھلی ۲۳ر اکتوبر۔ کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ میں اس وقت تک ۲۱۸۲۱ ۲۵۳۴ روپے ۱۰ آنے ۲ پائی۔ اور ۱۳۰ پونڈ ۸ شلنگ ۴ پنس جمع ہو گئے ہیں۔

بدایوں ۲۳ر اکتوبر۔ مسلم پولیٹیکل کانفرنس میں صدر استقبالیہ کمیٹی۔ مولوی شفیع داؤدی نے تقریر میں کہا۔ مجھے امید ہے۔ کہ تمام پارٹیاں متحد ہو کر ہندوستان کے آئندہ آئین کو چلانے میں مدد دیں گی ؛

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کے فیصلہ سے کہ ۱۹۳۶ء اور اس کے بعد کے ایف اے اور بی اے کے امتحانات میں شامل ہونے والے طلباء کو ایک دن میں دو پرچوں کا امتحان دینا پڑے گا۔ مقامی کالجوں کے طلبا میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ طلباء صوبہ میں ہڑتال کرانے کی طیاریاں کر رہے ہیں ؛

امرتسر ۲۳ر اکتوبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۲ آنے [illegible]

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر [illegible] اسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی